بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

دنیا میں ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا

ان اللہ قد صاح لکم وقت مسیحہ دما بتزو من ادلة

بدر

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلة

بدر رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۹

قادیان ضلع گورداسپور۔ رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۹
...۱۱۸۔ بخدمت میر قاسم علی صاحب
... یتیم خانہ اسلامیہ دہلی بازار امیر خان
... خان کوٹھی نواب ججھر دہلی
Delhi

دوا ہیں شفا ہیں بغرض دار الامان ہیں		... آئی چہا در قادیان ہیں
سلسلۃ القدیم جلد ۸	جمعۃ المبارک	سلسلۃ الجدید جلد ۱
آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان	ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ	ای جہان منتظر خوش باش کالد گلستان

قیمت سالانہ پیشگی

والیان ریاست سے
معاونین عہ
برضائے حہ
خود ہے
عام قیمت عگر

اس سے زیادہ امداد کے طور پر جو کچھ احباب عطا فرماویں وہ بخوشی قبول کیا جاویگا۔ سردست خریداری بہت کم ہے اور خرچ آمد سے دگنا ہے اس واسطے امداد کی بہت ضرورت ہے

ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر بدر قادیان اور خط و کتابت بنام مینیجر بدر ہونی چاہیئے

ہمارا دین

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے
کوئی دین دینِ محمدؐ سا نہ پایا ہم نے

کوئی مذہب نہیں ایسا کہ نشان دکھلائے
یہ ثمر باغ محمدؐ سے ہی کھایا ہم نے

ہم نے اسلام کو خود تجربہ کر کے دیکھا
نور ہے نور اٹھو دیکھو سنایا ہم نے

اور دینوں کو جو دیکھا تو کہیں نور نہ تھا
کوئی دکھلائے اگر حق کو چھپایا ہم نے

تھک گئے ہم تو انہیں باتوں کو کہتے کہتے
ہر طرف دعوتوں کا تیر چلایا ہم نے

آؤ۔ لوگو کہ یہیں نور خدا پاؤ گے
لو تمہیں طور تسلی کا بتایا ہم نے

مصطفیٰ پر ترا بیحد ہو سلام اور رحمت
اُس سے یہ نور لیا بار خدایا ہم نے

ربط ہے جانِ محمدؐ سے مری جان کو مدام
دل کو وہ جام لبالب ہے پلایا ہم نے

اُس سے بہتر نظر آیا نہ کوئی عالم میں
لاجرم غیروں سے دل اپنا چھڑایا ہم نے

مورد قہر ہوئے آنکھ میں اغیار کے ہم
جب سے عشق اس کا تہِ دل میں بٹھایا ہم نے

گالیاں سن کے دعا دیتا ہوں ان لوگوں کو
رحم ہے جوش میں اور غیظ گھٹایا ہم نے

تیرے منہ ہی کی قسم میرے پیارے احمدؐ
تیری خاطر سے یہ سب بار اٹھایا ہم نے

تیری الفت سے ہے معمور مرا ہر ذرہ
اپنے سینہ میں یہ اک شہر بسایا ہم نے

نقش ہستی تری الفت سے مٹایا ہم نے
اپنا ہر ذرہ تری رہ میں اڑایا ہم نے

تیرا میخانہ جو اک مرجع عالم دیکھا
خم کا خم منہ سے بصد حرص لگایا ہم نے

شانِ حق تیرے شمائل میں نظر آتی ہے
تیرے پانے سے ہی اس ذات کو پایا ہم نے

چھو کے دامن ترا ہر دام سے ملتی ہے نجات
لاجرم در پہ ترے سر کو جھکایا ہم نے

ہم ہوئے خیر امم تجھ سے ہی اے خیر رسلؐ
تیرے بڑھنے سے قدم آگے بڑھایا ہم نے

آدمی زاد تو کیا چیز فرشتے بھی تمام
مدح میں تیری وہ گاتے ہیں جو گایا ہم نے

قوم کے ظلم سے تنگ آ کے مرے پیارے آج
شورِ محشر ترے کوچہ میں مچایا ہم نے

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں

ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ۔ ۲۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ۔ ۳۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ

آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ۔ ۲۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ۔ ۳۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ۔

رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں۔ میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین

پھر اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اسکے متعلقین کیلئے دعا کرتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

ڈائری

القول الطیب

بے اعتبار زندگی ۱۳۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء۔ فرمایا۔ اُن لوگوں پر مجھے تعجب آتا ہے۔ جو زندگی پر اعتبار کرتے ہیں۔ بعض دفعہ انسان پر آنی موت وارد ہوتی ہے۔ ایک شخص بڑے مرزا صاحب کے پاس آیا۔ انھوں نے اس کی نبض دیکھ کر کہا کہ فوراً گھر چلے جاؤ۔ اور پاس والوں کو کہا کہ اگر کسی نے مردہ چلتا ہوا دیکھنا ہو۔ تو اس کو دیکھ لے۔ وہ گھر پہنچ کر فوراً مر گیا۔ ایسا ہی خلیفہ محمد حسین پٹیالہ والے کچہری سے گھر جا کر ایک زینہ پر گرے۔ اٹھے اور دوسرے پر گرے اور جان نکل گئی۔

دائمی صدقہ ایک مختصر سے چندہ کی ضرورت تھی۔ فرمایا۔ بعض لوگ ایک بات منہ سے نکالتے ہیں اور پھر اس پر قائم نہیں رہ سکتے اور گناہگار ہوتے ہیں۔ صدقہ عمدہ وہ ہے۔ جو اگرچہ قلیل ہو۔ مگر اس پر دوام ہو

ایک مخلص بابو مولوی صاحب مرحوم کی علالت طبع کے ایام میں بعض کی خدمتگذاری کے ذکر میں مولوی صاحب کی اول کی خدمت گذاری کا ذکر آیا۔ فرمایا۔ بہت ہی مخلص نیک رنگ آدمی ہے۔ کئی دفعہ بہت تکلیف کا سفر برداشت کیا۔ ہر ایک خدمت خوب ادا کرتا ہے۔ چالیس کوس پر خواہ پیدل چلنا پڑے۔ تو بھی عذر نہیں کرتا۔ رات کو چلنا ہو۔ یا دن کو چلنا ہو۔ ایام مقدمہ میں ہمارے یکے کے ساتھ برابر پیادہ دوڑ کر گورداسپور اور قادیان آتا جاتا رہا۔ محنت اور دیانت سے کام کرنیوالا آدمی ہے۔ جس کے پاس ہوگا وہ مطمئن رہیگا کیونکہ دانستہ غفلت کرنیوالا آدمی نہیں۔ صفت صحابہ کا ایک جزو اسی میں ہے

سچے مذہب کی شناخت قبل عصر گجرات کے مشن اسکول کے ہیڈ ماسٹر ڈینیل صاحب حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ چند تحریری سوال پیش کئے۔ جن کے جوابات تحریری بھیجے جائیں گے۔ مختلف مذاہب کا تذکرہ تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا آج کل مذاہب کی عجیب حالت ہے۔ کیونکہ ہر ایک اپنا مذہب پیش کرتا ہے۔ اور تلاش کرنے والے کے واسطے ایک حیرت کا مقام ہو رہا ہے۔ اور اس وقت طبعاً یہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ واقعی انسان کو نجات دینے والا سچا مذہب کونسا ہے۔ اس کا جواب ہر ایک شخص اپنے اپنے رنگ میں دیگا۔ لیکن اس کا صحیح جواب یہی ہے۔ کہ ہر ایک مذہب میں دیکھنا چاہیئے۔ کہ خدا کے ساتھ اس کے معاملات کیسے ہیں۔ اس کی عظمت جبروت اور خوف کس قدر دل پر غالب ہے۔ انسان شر سے طبعاً نفرت کرتا ہے۔ اور جس چیز کے فوائد اور منافع مرکوز خاطر ہو جائیں۔ اس سے طبعاً محبت کرتا ہے۔ مثلاً ایک جگہ انسان کو رات رہنا ہو۔ اور اس جگہ سانپ ہو۔ تو گو اس کو کہا گیا کہ وہاں رہے [illegible] تو طبعاً اس بات سے نفرت کریگا۔ کہ اس میں داخل ہو۔ فائدہ مند چیز کی طرف رغبت کرتا ہے۔ بری چیز سے نفرت رکھتا ہے۔ پس جس شخص کے دل میں خدا کی واقعی عظمت ہو جاوے۔ اور اس کو منافع دینے والا یقین کرے اور اس کے احکام کی خلاف ورزی میں اپنی ہلاکت پر پورا ایمان قائم کرلے۔ تو پھر باوجود اس نظارہ کے وہ کس طرح خدا کی خلاف مرضی کر سکیگا۔

انسان کو چلتے چلتے سونے کا خزانہ نظر آجائے۔ تو ضرور اس کو لینے کی سعی کرتا ہے۔ پس اصل بات یقین اور ایمان ہے جس کے ذریعہ سے تمام بدیوں سے بچ کر نیکی کی طرف انسان آسکتا۔ اب وہ یقین اور ایمان کس طرح سے حاصل ہو۔ سچا مذہب وہ ہے۔ جو اس یقین کے واسطے صرف قصہ اور کہانیوں پر مدار نہ رکھے۔ کیونکہ یہ کہانیاں تو سب میں پائی جاتی ہیں کیا وجہ ہے۔ کہ ہم مسیح کے معجزات کا قصہ مان لیں اور ایک ہندو کے دیوتاؤں کے معجزات جو اس کی پرانی کتابوں میں درج ہیں نہ مانیں۔ تاریخی امور میں سب قومیں تواتر پیش کرتی ہیں۔ یہ ایک تحکم ہے۔ کہ ایک کی بات مانی جائے۔ اور دوسرے کا انکار کیا جائے۔ یہ نامناسب ہے۔ کہ انسان اپنے مذہب کے قصے کو درست جانے اور باقی سب کو غلط مانے۔ غرض قصوں کے ذریعہ سے حق کے تلاش کرنے کا سفر بہت دور دراز کا ہے جو طے نہیں ہو سکتا۔ اس کے سوائے آسان راہ یہ ہے۔ کہ خدا جیسا پہلے قادر تھا۔ اب بھی قادر ہے۔ جیسا پہلے معجزات ظاہر کر سکتا تھا۔ اب بھی ظاہر کر سکتا ہے جیسا پہلے سنتا تھا اب بھی سنتا ہے اور جیسا پہلے بولتا تھا۔ اب بھی بولتا ہے

یہ کیا وجہ ہے۔ کہ پہلے تو سننے اور بولنے کی دونوں صفتیں اس میں تھیں۔ مگر اب سننے کی صفت تو ہے۔ لیکن بولنے کی نہیں پس سچا طالب وہ ہے۔ جو سب باتوں کو چھوڑ کر اس لم یزل ازلی ابدی خدا [illegible] خدا کی طرف جھک جائے اس خدا کی طرف توجہ کرے۔ جو اب بھی وہی صفات اور اخلاق رکھتا ہے۔ جو حضرت مسیح کے وقت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت رکھتا تھا۔ وہ اب بھی چاہتا ہے۔ کہ گم گشتہ اس کے پاس آئے وہ اب بھی محبت کرتا ہے۔ کہ کوئی اس کے حضور میں آئے۔ سچا وہی ہے۔ جو ایسے خدا کو ڈھونڈتا ہے جس مذہب کا مدار صرف قصوں پر ہے۔ وہ مردہ مذہب ہے سچا مذہب وہ ہے۔ جس میں وہ خدا اب بھی بولتا ہے۔ جو تعصب نہیں رکھتا ہے۔ وہ محض خدا حی قیوم کا طالب ہو کر اس کو پاتا ہے۔ خدا اس دل کو دوست رکھتا ہے۔ جو اس کو ڈھونڈنے والا ہو۔

۲۳ ستمبر ۱۹۰۵ء۔ قبل عصر

۲۳ ستمبر۔ حضرت مولوی صاحب مرحوم کی بیماری کا تذکرہ تھا۔ ایک بزرگ نے ذکر کیا کہ بعض مسمریزم کے عامل توجہ سے مرض کو ایک جگہ سے دوسری جگہ پر بدل دینے کے دعوی کرتے ہیں۔ اس پر فرمایا۔ یہ کچھ چیز نہیں میری طبیعت اس سے سخت نفرت کرتی ہے۔ اصل طریق دعا ہی ہے اس سے بہتر اور کوئی راہ نہیں ہے۔ میں تو اس کے سوا دوسرے طریقوں کو مثلاً مسمریزم ایسا سمجھتا ہوں۔ جیسے قے کے ساتھ کسی بیماری کا علاج کیا جاوے۔ پس کون پسند کرتا ہے۔ کہ قے کے ساتھ علاج ہو۔ سچا اور خدا شناسی کا جو طریق ہے جسے انبیاء علیہم السلام نے استعمال کیا۔ وہ یہی دعا ہے۔

یاد رفتگان کو

اپنے دینی بھائیوں اور دوستوں کی خدمت میں ایک درخواست

آپ میں سے اکثر صاحبان کو یاد ہوگا۔ کہ عرصہ چار پانچ سال کا ہوا ہے۔ کہ میں نے اپنے عزیز بھائی مرزا ایوب بیگ مرحوم کی سوانح شائع کرنے کا وعدہ کیا تھا۔ مگر کچھ اپنی سستی کی وجہ سے اور کچھ قلت فرصت سے میں اس کار خیر سے عہدہ برآ نہیں ہو سکا۔ آج کل میں تین ماہ کی رخصت پر دارالامان میں مقیم ہوں اور میرا ارادہ ہے کہ اس مبارک بھائی کی سیرت کو اس رخصت کے ایام میں تکمیل تک پہنچاؤں۔ اب قریب ۱۰۰ صفحہ کے یہ کتاب چھپ چکی ہے اس لئے میں سب صاحبان کی خدمت میں اطلاع دیتا ہوں جو ایوب بیگ مرحوم سے اخلاص رکھتے ہیں کہ اگر وہ اس کی یادگار میں حصہ لینا چاہیں۔ تو ان کے لئے اب موقع ہے اس لئے پندرہ یوم تک مجھے مفصلہ ذیل امور میں سے جن کے متعلق ان کا علم اس مرحوم کی نسبت ہو اطلاع دیں

(۱) سوانح میں اس کی درج کی ہوئی یادیں اور اخلاق ہوں جو انہوں نے کسی دوست یا بھائی کے نام ہوں (۲) مرحوم کے خطوط جو مرحوم نے کسی خداشناس کو یا دوست (۳) جو احباب مرحوم کے متعلق اس کے حالات بطور نظم یا دینی محبت کے متعلق کوئی نظم ارسال کریں گے وہ بھی انشاء اللہ درج کی جاویگی۔ نوٹ جن احباب نے مرحوم کے متعلق خاکسار کو خطوط تعزیت اور اس کے دیگر حالات کے متعلق خطوط بھیجے تھے وہ محفوظ ہیں موقع پر درج کئے جائیں گے نیز دعا فرماویں۔ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس کار خیر کے اتمام کی توفیق دے۔ آمین

خاکسار مرزا یعقوب بیگ اسسٹنٹ سرجن۔ قادیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

خدا کی تازہ وحی

۱۷ - اکتوبر ۱۹۰۵ء - رسید مژدہ کزان یار دل پسند آمد
رسید مژدہ کہ دیوار از میاں برخاست

۱۸ - اکتوبر ۱۹۰۵ء - انی مع الرسول اقوم و الوم من یلوم و اعطیک ما یدوم

رؤیا - ایک شخص نے مجھے کوئین کی ایک کسی ٹنڈ مین ٹھنڈا پانی دیا - پھر الہام ہوا - آب زندگی - اس کے بعد الہام ہوا - قل میعاد ربک - پھر الہام ہوا - خدا کی طرف سے سب پر اداسی چھا گئی -

رؤیا - خواب مین دیکھا - کہ ایک جبہ ہے وہ الٹا ہو گیا اس پر زربفت کا کام کیا ہوا ہے - وہ کا نظر نہین آتا - ۱۹ - اکتوبر - لا تقوموا و لا تقعدوا الا معہ - لا تقرروا مولدا الا معی - انی معک و مع اہلک (فقط)

سیٹھ عبد الرحمٰن صاحب بعد مدت چھ سال بہت ابتلاؤن مین سے گذر کر حضرت کی زیارت کے واسطے قادیان پہنچ گئے ہین اور حضرت مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی بھی داخل دار الامان ہو گئے ہین

حکیم فضل الدین صاحب جن پرائیوٹ کامون کیواسطے بھیرہ گئے تھے - ان کو ایام رخصت حاصل کردہ مین پورا نہ کر سکے - مگر چونکہ حضرت نے ان کی درخواست زیادہ رخصت کی منظور نہ فرمائی - اس واسطے وہ تاکیدی حکم پا کر اپنی دو بیویون کے ساتھ واپس قادیان پہنچ گئے - ان کی خط و کتابت حسب معمول قادیان آنی چاہیئے -

اس ہفتہ مین خواجہ کمال الدین صاحب - بی - اے - شیخ رحمت اللہ صاحب - حکیم ڈاکٹر نور محمد صاحب - بابو غلام محمد صاحب - حکیم محمد حسین صاحب قریشی - حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسیٰ - میان معراج الدین صاحب پروپرائٹر بدر - نواب چراغ الدین صاحب - میان سراج الدین صاحب - میان عبد العزیز صاحب - یہ سب دوست لاہور سے - اور دیگر احباب مختلف مقامات سے حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئے -

حضرت مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم کی ہر دو بیویون کے واسطے مناسب ماہوار چندہ چند احباب نے مل کر کر دیا ہے - اس چندہ کو زیادہ توسیع دینے کی ضرورت نہین سمجھی گئی

یادگار - حضرت مولوی نور الدین صاحب کی تحریک سے تجویز ہوئی ہے - کہ مولوی صاحب مرحوم کی روح کو ثواب پہنچانے کی نیت سے ایک مدرسۃ القرآن قائم کیا جاوے - جس کے واسطے ایک لائق قاری منگوایا جائے مرحوم کو قرآن شریف کے ساتھ خاص محبت تھی -

اطلاع - چندہ لنگر کے تمام منی آرڈر براہ راست حضرت کے نام آنے چاہئین -

ترک ویدیزم

آریہ مت کے ایک واعظ بابو جگمبا پرشاد صاحب ورما تمدیہ اوپدیشک آریون کے اصلی حالات سے متنفر ہو کر مشرف باسلام ہوئے ہین - اور ان کا نام شیخ عبد العزیز صاحب رکھا گیا ہے - شیخ صاحب موصوف نے اپنے حالات کے متعلق اور آریون پر چند سوالات درج کر کے ایک رسالہ مختصر شائع کیا ہے جسکی قیمت ۱؍ ہے - اور ایک بڑی کتاب آریون کے متعلق لکھ رہے ہین - چونکہ آریہ اخبارون کی عادت ہے - کہ ایسے شخص کو بدنام کرنے کی کوشش کرتے ہین - اس واسطے مین مناسب جانتا ہون - کہ شیخ صاحب موصوف کے چند کلمات ان کے سوانح کے متعلق ذیل مین درج کر دون -

"مین اپنے سولھوین سال مین آریہ سماج مین داخل ہوا تھا - اور اب بتیسوین ۳۲ سال مین مین نے اسے ترک کر دیا ہے - اور اسلام مذہب کو قبول کر لیا ہے - - - آریہ سماج مین داخل ہونے کی تو وجہ یہ تھی - کہ ہندون کے پرانون بھاگوت شیو پران وغیرہ مین بہت سی باتین ایک دوسرے کے خلاف اور بیسر و پا بھری پڑی ہین - - - مین نے ان دنون ستیارتھ پرکاش کو صرف سرسری نظر سے دیکھا - - - لیکن جب بہت عرصہ کے بعد مجھے یہ معلوم ہوا کہ آریہ سماج کے ممبران کتاب ستیارتھ پرکاش کی بہت ہی زیادہ قدر کرتے ہین - اور تمام اصولون کے ذمہ وار اسی کتاب کو قرار دیتے ہین - تو مین نے اسے بغور پڑھنا شروع کیا اور پھر بھی مجھے کئی طرح کی شنکائین پیدا ہونے لگین - مگر اس کی کچھ پروا نہ کی - گذشتہ سال مین اس کتاب کا امتحان کا ہونا قرار پایا تھا اور مین بھی اس مین شریک ہوا تھا - پس جب مین اس امتحان کی طیاری کر رہا تھا تو مجھے یہ یقیناً معلوم ہو گیا کہ شری سوامی جی دیانند سرسوتی مہاراج نے کہین پر کسی کا بھاشیہ ایسا پیش کیا ہے جو لفظی معنے سے خلاف ہے - کہین ایسے پرمان منوسمرتی کے پیش کئے ہین جو اپنی اصلی جگہ پر کچھ اور ہی مطلب رکھتے ہین اور سوامی جی نے کچھ اور ہی مطلب ظاہر کیا ہے کہین اپنی ذاتی رائے کو ایسے الفاظ مین پیش کر رہے ہین - کہ پڑھنے والون کو یہ خیال ہو جاتا ہے - کہ یہ ویدون سے ہی نقل کیا جا رہا ہے وغیرہ وغیرہ باتین معلوم کرنے پر مین نے اس امتحان کے اوپر دھشتا تاجی کو ایک خط ارسال کیا جس مین اسی قسم کی ایک شنکا تحریر کر کے درخواست کی - کہ ایسی ایسی بکثرت شنکائین مین کر کے سمادھان چاہتا ہون - مگر آج تک اس خط کا جواب مجھے نہ ملا اس کے علاوہ کئی معزز سبھا سدان اور پنڈتون کو بھی خط ارسال کئے جنمین سے کسی کا جواب نہ آیا - سوا پنڈت تلسی رام سوامی صاحب میرٹھ کے (جس کا ریویو کیا جائیگا) اور آریہ سماجی اخبارات سے جو کچھ لکھا پڑھی ہوئی وہ بھی پبلک پر ظاہر کی جاویگی . . . مین نے کئی بڑے مشہور و معروف معزز آریہ صاحبان سے یہ سوال کیا - کہ جب کہ آپ کے دس نیمون مین سے ایک نیم یہ ہے - کہ ستیا کا گرہن کرنا اور استہ کا تیاگ کرنا ہمارا دھرم نیم ہے - تو مین دریافت کرون کہ سچے دل سے بتلائیے - کہ اب تک یہ ایک بھی ایسی بات آریہ سماج کے موجودہ اصولون یا ستیارتھ پرکاش کی تحریرات مین نہین ملی جسکا تیاگ کرنا ہمین اس دھرم کو مد نظر رکھکر ضروری ہوا ہو ہم دعویٰ تو عوام مین یہ پیش کرتے ہین کہ تمام سنسار کے مذہبون کو دعوت دیجاتی ہے کہ وہ جس اصول پر چاہین بحث کر لیوین - لیکن مین دیکھتا ہون کہ کچھ ایسی بھی باتین موجود ہین - جن کے باعث ہم کو ضرور نیچا دیکھنا پڑیگا اور اس فضیحت سے ہم اسی وقت تک بچے ہوئے ہین - کہ جب تک ہمارے مخالفین علم سنسکرت کو نہین جانتے - یا جبتک وہ ہماری کتابون کو بغور پڑھنے کی کوشش نہین کرتے پس کیا ہمکو نہ چاہیئے کہ ان تمام خرابیون کو جو ابھی تو بیج کی شکل مین ہین اور آیندہ بہت موٹے جڑ دار درخت بن جاوینگے بالکل نیست و نابود کر دیوین اس پر مجھے بالکل کورا جواب ملا کہ ایسا کرے کون ہے پھر اگر کوئی بال برہمچاری یوگی سوامی جی ہی کی مانند آجاوے - تو البتہ موجودہ خرابیان رفع ہو سکتی ہین ورنہ مرض لا علاج ہے . . . ناظرین میرا ذاتی تجربہ ہے - کہ آریہ سماج کے ممبران کی یہ علم عادت ہوتی ہے کہ جب کوئی شخص انکے سماج کو بوجہ تبدیلی خیالات ترک کر دیتا ہے تو اس کے بارہ مین مشہور کر دیتے ہین کہ اس نے ضرور کسی لالچ سے ایسا کیا ہے یا اور کوئی ایسی بات ہے . . . پس میرا خیال ہے کہ شائد مجکو بھی کچھ نہ کچھ انعام آریہ سماجی بھائیون کی طرف سے ضرور ملیگا جس کے لئے مین پہلے سے ہی انکا مشکور ہوتا ہون اپنے انصاف پسند آریون و دیگر صاحبان کی واقفیت کے لئے اسقدر کہنا ضروری سمجھتا ہون . . . صاحبان! آپ کو معلوم ہو کہ جو موروثی جائداد اس وقت میری خاندان مین موجود ہے اور جسکا وارث میرے سوا اور کوئی نہین رہ گیا ہے اس پر ہندو قانون کے مطابق بوجہ تبدیل مذہب کے اب میرا کوئی حق نہ رہ جاویگا حسب ذیل باتونکی جو صاحب چاہین تحقیقات کر سکتے ہین میرا مکان شہر الٰہ آباد محلہ اترسویا مین ہے اور میرا والد منشی سورج پرشاد صاحب سابق داروغہ جیل خانہ متھرا ۲۲ - دسمبر ۱۹۰۴ء کو اس جہان فانی سے کوچ کر گئے ہین اور میرے بھائی صاحب بابو درگا شنکر صاحب اڈرافسین محکمہ ایکونٹنٹ الٰہ آباد ۷ - مارچ ۱۹۰۵ء کو بعارضہ طاعون فوت ہو گئے ہین اس وجہ سے دادا پردادا کے وقت کا موروثی مکان و چند حصہ جات زمینداری موضع پچھوپر و سلو کھرا وغیرہ جو غالباً پانچ ہزار روپیہ کی ملکیت ہوگی میری ذاتی موروثی جائداد موجود ہے اور میرے چچا زاد بھائی لالہ کیلاش شنکر صاحب زمیندار ساجی موضع پنچوپر پرگنہ ماسہ ضلع الٰہ آباد بھی بعارضہ طاعون مورخہ ۱۳ جنوری ۱۹۰۵ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

۱۴- اکتوبر ۱۹۰۵ء - روز جمعہ از مقام سیالکوٹ

اناللہ و انا الیہ راجعون

قدسیت مآب مسیحنا و مہدینا - السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

کل چار بجے شام کچہری سے واپس آتے پر منشی محمد اسماعیل صاحب کے کارڈ نے وہ خبر مجھ تک پہنچائی جس کے سننے کو دل نہیں چاہتا تھا حضور کے عاشق جانثار اور سلسلہ احمدیہ کے سچے خدمتگذار دوستوں کے پیارے غمگسار - فخر قوم مولوی عبدالکریم صاحب اپنی بیش قیمت اور قابل قدر زندگی کو ختم کر کے جوار رحمت الٰہی میں داخل ہوئے - اللہ تعالیٰ نے حضور کی دعاؤں کو ان کی دوسری زندگی کے لئے ذخیرہ بنایا - میرے ساتھ مولوی عبدالکریم کی بے اندازہ محبت اور الفت دیرینہ کے تعلقات باور نہیں کراتے کہ میں ان کے فوت ہو جانے کی خبر کو دل میں جگہ دوں اور یہ سمجھوں کہ وہ عزیز اور مکرم وجود ہمیشہ کے لئے جدا ہو گیا - یہ اللہ تعالیٰ کی بے نیازی اور صفت غفار کا تقاضا ہے - کہ ہمارا دین و دنیا میں خیرخواہ وجود ہماری آنکھوں سے نہاں ہوا - خدا کے کام تو نہ کبھی رکے ہیں اور نہ رکیں گے - مگر مولوی عبدالکریم صاحب کی ملاقات کے واسطے اب ہم کو اور عالم کا انتظار ہے - اس عالم میں تو وہ ہم سے جدا ہو گئے - ہم نے کل نماز عشاء کے بعد قریباً دو سو احباب کے ساتھ نماز جنازہ ادا کی ہے -

عجیب خوش نصیب انسان تھا - کہ خدا کے قائم کردہ سلسلہ کی خدمتگذاری میں جان دی - اور حضور کی پاک دعاؤں کا ذخیرہ ہمراہ لے کر ہمارا مسافر باساز و سامان دنیا سے رخصت ہوا لوگ کہتے ہیں کہ دنیا سے کوئی کچھ نہیں لے جاتا - وہ دیکھیں - کہ ہمارا مولوی عبدالکریم ہمارے پاک مسیح کی سچی اور صدق و اخلاص کی خدمات کا کس قدر سرٹیفکیٹ ہمراہ لے گیا - وہ دین احمد کا غمخوار اور قرآن کریم کا عاشق زار اور اپنے مسیح کا جانثار خدمتگذار قوم کے دردمند دلوں کی دعائیں برابر اپنے ساتھ رکھے گا باطل کا سر کچلنے کے لئے وہ ہر وقت تیار رہتا تھا - اور اسی دھن میں لگا رہتا تھا - کہ باطل کو شکست دے اور حق کی فتح کا نقارہ بجائے اسی دھن میں اس نے جان دی اور آخری دم تک اس کی زبان سے اسی شوق کا اظہار ہوتا رہا - وہ اپنے پیارے اور خدا کے مرسل مسیح موعود کے مشن کے لئے ڈنکے کی چوٹ سے منادی کرنے والا ٹھہرا - اس کی قلم و زبان کی طاقت کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے ظاہر کیا - اور اس معتمد نے اس فضل سے پورا حصہ لیا - وہ اپنی پاک تحریرات کی روحانی اولاد کو قوم کا لیڈر کہلا کر آئندہ نسلوں کی رہبری کے واسطے باقی چھوڑ گیا اللہ تعالیٰ نے اس کی پاک روح پر بہت فضل کیا اور اس کی مطہر روح کی خوشبوئیں دور دور تک پھیلیں - اے ہمارے پیارے مسیح وہ تیری کامل خدمت گذاری کا ہم میں ایک نمونہ تھا اے خدا کے مرسل تو دعا کر کہ مولوی عبدالکریم کے نقش قدم پر چلنے والی بہت سی روحیں تیرے خادموں میں پیدا ہوں - اے خدا ہم اپنے بھائی کے حق میں تجھ سے دعا مغفرۃ کرتے ہیں - وہ ہم سے جدا ہو گیا - اور تیرے حضور میں بلایا گیا ہم نے اس کی جدائی میں آنسو بہائے اور ہم اس کے غم میں روتے - وہ بہت سے امور خیر اپنے پیچھے چھوڑ گیا - اور ہم سوائے نیکی کے اس سے کچھ یاد نہیں رکھتے - ہمارے مولا کریم ہماری جانوں پر رحم کر - اور ہم کو اسی طرح آخیر دم تک اپنے مرسل مسیح موعود کی خدمت کی توفیق عطا فرما - جیسا کہ ہمارے مرحوم بھائی عبدالکریم کو تو نے عطا فرمائی - ہماری زندگی اب تیرے پیارے مسیح کی خوشنودی کے سہارے پر ہے - تو اس کی دعاؤں کو دنیا و آخرت میں ہمارے لئے قبول فرما - اور ہمارے لئے بھی تو ایسا ہی خدا ہو - جیسا کہ اپنے مسیح کے لئے ہے

للہ ما اخذ و للہ ما اعطیٰ و کل شیئٍ عندہ بمقدار

حضور کا عاجز خادم میر حامد شاہ - از سیالکوٹ

ریویو

عدم نجات مذہب پولوسی - اس نام کا ایک مختصر رسالہ آٹھ صفحہ کا شیخ الٰہ دین صاحب واعظ انجمن حمایت اسلام حال وارد دہلی نے تصنیف کر کے شائع کیا ہے - قیمت ۱ہ ہے اور قاسمی پریس دہلی سے مل سکتا ہے - یسوع کی پھانسی پر نجات کے سہارے کے بیہودہ خیال کی تردید خود اناجیل سے کی ہے دراصل یہ مذہب پولوس نے گھڑا تھا - ورنہ حضرت عیسےٰ کا یہ مذہب نہ تھا -

کرشن اوتار - اس کتاب کا ریویو پہلے اخبار میں ہو چکا ہے اب عرب صاحب نے اسی کو دوبارہ چھپوایا ہے - قیمت ۔ دفتر بدر سے طلب کرو -

لمعان الحق - مصنفہ شیخ عبدالحق صاحب بی - اے - مسیح کی آمد ثانی کے بارے میں مسلمانوں اور مسیحیوں کے خیالات کو نہایت عمدگی سے دکھلایا ہے - اپنے دلائل کو بائبل کے حوالجات سے خوب ثابت کیا ہے - مسلمانوں کو چاہیئے - کہ اس کتاب کو خود بھی پڑھیں اور اپنے شہر کے عیسائی صاحبان کو بھی دکھائیں - کتاب کی قیمت صرف ۴ر ہے - دفتر بدر سے طلب کریں -

صراط مستقیم تحفہ مالیر کوٹلہ - مصنفہ جناب صوفی صاحب عبدالرحمٰن حنفی المذاہب قادری ساکن حال مالیر کوٹلہ - اس رسالہ میں صوفی صاحب نے اپنے اور ایک مولوی کے درمیان مذہبی گفتگو کو عمدہ پیرایہ میں بیان کیا ہے - وفات مسیح ناصری کے اچھے دلائل پیش کئے ہیں - کتاب عمدہ کاغذ پر ۱۶ صفحہ میں چھپی ہے - قیمت نہیں لکھی -

خالق باری - ایسٹ اینڈ ویسٹ - مصنفہ مولوی احمدالدین خاں صاحب مرحوم - ترجمان دفتر صاحب کمانڈر انچیف جس کو بعد تصحیح و ترمیم محمد فضل حسین صاحب بسمل مرادآبادی نے اپنے مطبع افضل المطابع پریس مرادآباد میں چھپوا کر شائع کیا ہے اس کتاب میں انگریزی - اردو - ہندی - فارسی - عربی الفاظ کو خالق باری کے طرز پر اشعار میں عمدگی کے ساتھ درج کیا ہے - ہر انگریزی لفظ کے نیچے انگریزی حروف میں بھی اس لفظ کو لکھا ہے اور دیگر زبانوں کے الفاظ کے نیچے بھی بتلایا ہے - کہ یہ کس زبان کا لفظ ہے یہ کتاب ۴۸ صفحہ پر نہایت خوش خط عمدہ کاغذ پر چھپی ہے اور قیمت صرف ۶ر رکھی گئی ہے - بچوں کو پڑھانے کے واسطے عمدہ ہے - بلکہ بڑے بھی پڑھیں - تو فائدہ سے خالی نہ رہیں گے -

مثال کے طور پر ایک شعر ہم اس جگہ نقل کرتے ہیں

وائف زوجہ دختر ڈاٹر ما مدر

mother daughter wife

ہے بہن ہمشیر سسٹر اب پدر

sister

بزم احباب

برادر احمدالدین صاحب ساکن چک اسکندر نے ایک کتاب کے طلب کرنے کے واسطے ۲ کے ٹکٹ ارسال کئے تھے یہاں ۴ر کے نکلے - آپ کو اطلاع دی گئی - اس پر آپ نے زائد ٹکٹ بمعہ ایک لمبے خط کے ارسال فرمائے جس میں سے ایک دو سطر نقل کرتا ہوں - جو دلچسپی سے خالی نہ ہوں گی - "ندامت بے نہایت حاصل ہوئی - اور ایک قسم کی مصیبت پیش آئی جس پر انا للہ و انا الیہ راجعون پڑھنا نامناسب نہیں - - - تنگ صفقۃ خاسرہ ہوا - رباعی

پس بگو ہم چناں کسے ناکردہ بیگاں یک ٹکٹ و بہائے تنا ست

نام پاک تو محمد صادق است ٭ بندہ اندر گفتن این ہم صادق است

حیدرآباد دکن سے برادر محمد عمر صاحب تحریر فرماتے ہیں - میں اپنے وطن میں ہوں - یہاں مخالفین کثرت سے شور کر رہے ہیں - بڑے مباحثے ہوئے - تین صاحب تصدیق فرماتے ہیں - ۱ - محمد عبدالعزیز صاحب ہوٹری (۲) محمد حسین صاحب بنڈہ (۳) محمد علی صاحب - سب لوگ ان کو مجبور اور تنگ کرتے ہیں - تاہم یہ لوگ حضرت اقدس پر کامل تصدیق فرما کر ثابت قدم ہیں -

قصیدۂ فارسی

مصنفہ مولوی غلام رسول صاحب سا کن راجیکی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بحمد اللہ پس از عسرت بہ یسرت بار مے آید
بہار گل پس از ہر موسم پر خار مے آید
بدنیا این چنین افتاد قانون خدا ز اول
کہ بعد از ظلمت شب نور پر انوار مے آید
ہمین سنت پئے اسلام در عالم پدید آمد
کہ ہر دورش پئے نصرت کسی از انصار مے آید
درین دور مبارک ہم پئے تائید و تغلیبش
یکے ناصر مسیحا با الوف آثار مے آید
مسیح وقت و مہدی ہم مجدد بر سر این صد
ہمین است آنکہ ذکرش پاک در اخبار مے آید
ہمین است آن بروز سید عالم محمد نام
ہمین مہدی لقب احمد مسیحا وار مے آید
چہ پنداری کہ این خوش مقدمش ایجان نہ بر وقت است
عفاک اللہ چنین تہمت بچہ پندار مے آید
بیا بنگر دو احوال زمانہ غور کن بارے
ببیں کاین مصلح عالم بچہ اطوار مے آید
زمانہ خواستش از بہر اصلاح فساد خود
مگر واقف نہ کاین جان ز بہر کار مے آید
ہداک اللہ مگو کافر کہ این سالار قوم آید
طبیب آسا شفیق عالم بیمار مے آید
مرنج اے بدگمان از پند این مامور یزدانی
کہ این ناصح جہانے را عجب غمخوار مے آید
دلش بریان بصد آتش پئے ایمان تو لیکن
عجب حالست اے نادان ز تو انکار مے آید
شہادت داد بر صدقش زمین و آسمان روشن
مہ و مہر منور ہم بصد اقرار مے آید
بترس اے ابلہ از انکار کن توبہ نہ بدگوئی
کہ طاعون از پئے تخویف ہم انذار مے آید
بیا از بہر تائیدات دین ہمت کن اے غافل
کہ از خدمات دین صد طالع بیدار مے آید
زمین و آسمان از بہر تائیدش کمر بستہ
مہ و مہر منور ہم بصد ایثار مے آید
ہزاران مژدہ و شادی ز بہر طالبان حق
کہ ماموریے تائید از دادار مے آید
چہ گویم وصف پاکش کز بیانم شان او عالیست
عجب دُرّ یتیم آن گوہر شہوار مے آید
دماغ کوچہ ادمغز شمیم آن گل رعنا
کہ بہر دیدن عارف عنادل وار مے آید
تنفر مے کند ہر بوم فطرت از جمالش پاک
ولیکن عاشق بیدل بچشم زار مے آید
نویدے بلبل عالم کہ پیک یار مے آید
نسیم مژدۂ گل از سوئے گلزار مے آید
بیا یکدم جلیس ہمدمان مے باش کز رحمت
پئے ایصال مہجوران صدائے یار مے آید
خوشا دور وصال یار و ایام چنین عشرت
چہ او مطلعِ خوش منظر پئے اظہار مے آید
کجا شد آن دل مجروح و خستہ جان ز مہجوری
کہ بہر زخم آن خوش مرہم دیدار مے آید
مبارک صد مبارک باد طیران محبت را
کہ این اقبال و فیروزی پس از ادبار مے آید
بحمد اللہ درین سلک گر شد روح قدسی را
چنان تائید کز روح القدس این کار مے آید
بغور دل نظر کن اندرین اے یار فرزانہ
کہ بادے نظم من چون سلک گوہر بار مے آید
برم این تحفہ نادر برار باب معنے کاین
عجب گل در نگاہ بد بشکل خار مے آید
بفضل اللہ کشود این غنچہ امید اے طالب
مگر گوئی چہ خوشبوئی ازین اشعار مے آید

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ❊ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

رمضان المبارک

چونکہ ماہ صیام کا مبارک مہینہ بہت قریب آگیا ہے۔ اس واسطے روزون کے متعلق چند باتون کا لکھنا فائدہ سے خالی نہ ہوگا۔ خواندہ احباب کو چاہیئے۔ کہ دیگر ناخواندہ دوستون کو بھی یہ باتین سنا دین۔

حکم واضح ہو۔ کہ ماہ رمضان مین روزے رکھنے کا حکم خود قرآن شریف مین درج ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

یا ایہا الذین آمنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون۔ اے مومنو۔ رمضان کے روزے تم پر فرض ہین۔ اسلئے تم سے پہلون پر بھی فرض تھے اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ تم متقی بن جاؤ گے۔ اور دوسری جگہ فرمایا

شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن ھدی للناس وبینٰت من الھدیٰ والفرقان فمن شہد منکم الشہر فلیصمہ۔ رمضان کا مہینہ جس کے حق مین قرآن شریف مین حکم نازل ہوا ہے۔ وہ قرآن جو لوگون کے لئے موجب ہدایت ہے اور جس مین ہدایت کی کھلی دلیلین اور فیصلہ کن باتین درج ہین۔ تم مین سے جو کوئی یہ مہینہ پائے۔ چاہیئے کہ وہ روزے رکھے

حدیث شریف مین بھی اس کے واسطے تاکید آئی ہے۔ لکھا ہے۔ کہ خدائے عز و جل نے فرمایا۔ کہ ابن آدم کا ہر ایک عمل اس کے اپنے واسطے ہے۔ مگر روزہ خاص میرے واسطے ہے۔ مین اس کا بدلہ دونگا ❊

روحانی ضرورت روحانی ترقی مین روزے کا عمل ایک خاص اور بڑا ذریعہ ہے۔ ہر ایک مذہب مین روزہ پایا جاتا ہے۔ ہندو بھی برت رکھتے ہین۔ یہودی بھی روزہ رکھتے ہین۔ عیسائی کئی صدیون تک روزے کے پابند ہے۔ اور اب بھی عیسائیون کا سب سے بڑا فرقہ یعنی رومن کیتھلک ہر سال چالیس دن کے روزے کا پابند ہے۔ ہیودین بھی روزہ تھا۔ یہ ایک عاشقانہ عبادت ہے کہ انسان اپنے رب کی محبت مین کھانا پینا اور جماع کرنا سب ترک کرتا ہے اور اس سے بدیون کے چھوڑنے کی ایک عادت پڑ جاتی ہے۔ کیونکہ عمدہ لذیذ کھانون کے موجود ہوتے جبکہ انسان خدا کی خاطر اس کو نہین کھاتا اور میٹھے ٹھنڈے شربت کے پاس ہوتے ہوئے انسان اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے واسطے پیاس کی برداشت کرتا ہے۔ اور گھر مین خوبصورت پیاری بیوی کے موجود ہوتے خدا کے ڈر سے پرہیز رکھتا ہے۔ تو اس مین بدیون سے بچنے اور نیکیون کے اختیار کرنے کی ایک اعلیٰ قوت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور خدا تعالیٰ ایسے بندے پر راضی ہو کر اس کو نیکیون کی توفیق دیتا ہے۔

مسیح موعود کے روزے تمام انبیاء اپنی خاص عبادتون کے وقت مین روزے رکھتے رہے ہین۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے روزون کا ذکر اپنی سوانح مین کیا ہے۔ اس عبارت کو اصل الفاظ مین نقل کیا جاتا ہے۔

"حضرت والد صاحب کے زمانہ مین ہی جبکہ ان کا زمانہ وفات بہت نزدیک تھا۔ ایک مرتبہ ایسا اتفاق ہوا۔ کہ ایک بزرگ معمر پاک صورت مجکو خواب مین دکھائی دیا اور اس نے یہ ذکر کرکے کہ کسیقدر روزے انوار سماوی کی پیشوائی کے لئے رکھنا سنت خاندان نبوت ہے۔ اس بات کی طرف اشارہ کیا۔ کہ مین اس سنت اہل بیت رسالت کو بجا لاؤن۔ سو مینے کچھ مدت تک التزام صوم کو مناسب سمجھا۔ مگر ساتھ ہی یہ خیال آیا۔ کہ اس امر کو مخفی طور پر بجا لانا بہتر ہے۔ پس مین نے یہ طریق اختیار کیا۔ کہ گھر سے مردانہ نشستگاہ مین اپنا کھانا منگواتا اور پھر وہ کھانا پوشیدہ طور پر بعض یتیم بچون کو جن کو مین نے پہلے سے تجویز کرکے وقت پر حاضری کے لئے تاکید کر دی تھی دیدیتا اور اس طرح تمام دن روزہ مین گذارتا اور بجز خدا تعالیٰ کے ان روزون کی کسی کو خبر نہ تھی۔ پھر دو تین ہفتہ کے بعد مجھے معلوم ہوا۔ کہ ایسے روزون سے جو ایک وقت مین پیٹ بھر کر روٹی کھا لیتا ہون۔ مجھے کچھ بھی تکلیف نہین۔ بہتر ہے۔ کہ کسی قدر کھانے

کو کم کر دیا۔ سو مین اس زور سے کھانے کو کم کرتا گیا۔ یہان تک کہ مین تمام رات دن مین صرف ایک روٹی پر کفایت کرتا تھا۔ اور اسی طرح مین کھانے کو کم کرتا گیا۔ یہان تک کہ شاید صرف چند تولہ روٹی مین سے آٹھ پہر کے بعد میری غذا تھی۔ غالباً آٹھ یا نو ماہ تک مین نے ایسا ہی کیا۔ اور باوجود اس قدر قلت غذا کے کہ دو تین ماہ کا بچہ بھی اس پر صبر نہین کر سکتا۔ خدا تعالیٰ نے مجھے ہر ایک بلا اور آفت سے محفوظ رکھا۔ اور اس قسم کے روزے کے عجائبات مین سے جو میرے تجربہ مین آئے۔ وہ لطیف مکاشفات ہین جو اس زمانہ مین میرے پر کھلے۔ چنانچہ بعض گذشتہ نبیون کی ملاقاتین ہوئین اور جو اعلےٰ طبقہ کے اولیا اس اُمت مین گذر چکے ہین۔ ان سے ملاقات ہوئی۔ اور ایک دفعہ عین بیداری کی حالت مین جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو معہ حسنین و علی رضی اللہ عنہ و فاطمہ رضی اللہ عنہا کے دیکھا اور یہ خواب نہ تھی۔ بلکہ ایک بیداری کی قسم تھی غرض اسی طرح پر کئی مقدس لوگون کی ملاقاتین ہوئین۔ جن کا ذکر کرنا موجب تطویل ہے۔ اور علاوہ اس کے انوار روحانی تمثیلی طور پر برنگ ستون سبز و سرخ ایسے دلکش و دلستان طور پر نظر آتے تھے جن کا بیان کرنا بالکل طاقت تحریر سے باہر ہے۔ وہ نورانی ستون جو سیدھے آسمان کی طرف گئے ہوئے تھے۔ جن مین سے بعض چمکدار سفید اور بعض سبز اور بعض سرخ تھے۔ ان کو دل سے ایسا تعلق تھا۔ کہ ان کو دیکھ کر دل کو نہایت سرور پہنچتا تھا اور دنیا مین کوئی بھی ایسی لذت نہین ہوگی جیسا کہ ان کو دیکھ کر دل اور روح کو لذت آتی تھی۔ میرے خیال مین ہے۔ کہ ستون خدا اور بندہ کی محبت کی ترکیب سے ایک تمثیلی صورت مین ظاہر کئے گئے تھے۔ یعنے وہ ایک نور تھا جو دل سے نکلا۔ اور دوسرا وہ نور تھا جو اوپر سے نازل ہوا۔ اور دونون کے ملنے ایک ستون کی صورت پیدا ہوگئی۔ یہ روحانی امور ہین۔ کہ دنیا ان کو نہین پہچان سکتی۔ کیونکہ وہ دنیا کی آنکھون سے بہت دور ہین۔ لیکن دنیا مین ایسے بھی ہین جن کو ان امور سے خبر ملتی ہے۔

غرض اس مدت تک روزہ رکھنے سے جو میرے پر عجائبات ظاہر ہوئے۔ وہ طرح طرح کے اقسام کے مکاشفات تھے۔ ایک اور فائدہ مجھے یہ حاصل ہوا کہ مین نے ان مجاہدات کے بعد اپنے نفس کو ایسا پایا۔ کہ مین وقت ضرورت فاقہ کشی پر زیادہ سے زیادہ صبر کر سکتا ہون۔ مین نے کئی دفعہ خیال کیا کہ اگر ایک موٹا آدمی جو علاوہ فربہی کے پہلوان بھی ہو۔ میرے ساتھ فاقہ کشی کے لئے مجبور کیا جائے۔ تو قبل اس کے کہ مجھے کھانے پینے کے لئے کچھ اضطرار ہو۔ وہ فوت ہو جائے۔ اس سے مجھے یہ بھی ثبوت ملا کہ انسان کسی حد تک فاقہ کشی مین ترقی کر سکتا ہے۔ اور جب تک کسی کا جسم ایسا سختی کش نہ ہو جائے۔ میرا یقین ہے۔ کہ ایسا تنعم پسند روحانی منازل کے لائق نہین ہو سکتا۔ لیکن مین ہر ایک کو یہ صلاح نہین دیتا۔ کہ ایسا کرے اور نہ مین نے اپنے مرضی سے ایسا کیا مین نے کئی جاہل درویش ایسے بھی دیکھے ہین جنھون نے شدید ریاضتین اختیار کین۔ اور آخر یبوست دماغ سے وہ مجنون ہو گئے اور بقیہ عمر ان کی دیوانہ پن مین گذری یا دوسرے امراض سل اور دق وغیرہ مین مبتلا ہو گئے۔ انسانون کے دماغی قوی ایک طرز کے نہین ہین۔ پس ایسے اشخاص جن کے فطرتاً قوی ضعیف ہین۔ ان کو کسی قسم کا جسمانی مجاہدہ موافق نہین پڑ سکتا۔ اور جلد تر کسی خطرناک بیماری مین پڑ جاتے ہین۔ سو بہتر ہے۔ کہ انسان اپنے نفس کی تجویز سے اپنے تئین مجاہدہ شدیدہ مین نہ ڈالے۔ اور دین العجائز اختیار رکھے۔ ہان اگر خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی الہام ہو۔ اور شریعت غراء اسلام سے منافی نہ ہو۔ تو اس کو بجا لانا ضروری ہے۔ لیکن آج کل کے اکثر نادان فقیر جو مجاہدات سکھلاتے ہین ان کا انجام اچھا نہین ہوتا۔ پس ان سے پرہیز کرنا چاہیئے۔

دُعا اب مین رمضان شریف کے متعلق چند ضروری دُعاؤن کو درج کرتا ہون۔ پہلی رات کا چاند دیکھنے کے وقت یہ دُعا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پڑھا کرتے تھے

اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهٗ عَلَيْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ رَبِّيْ وَرَبُّكَ اللّٰهُ۔ هِلَالُ رُشْدٍ وَّخَيْرٍ

ترجمہ۔ یا اللہ اس چاند کا نکلنا ہمارے لئے امن اور ایمان اور سلامتی اور اسلام کے ساتھ کر۔ اے چاند میرا رب بھی اللہ ہے۔ اور تیرا رب بھی اللہ ہے۔

روزہ کھولنے کے وقت کی دعا

اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْنَا وَعَلٰى رِزْقِكَ اَفْطَرْنَا فَتَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ۔

ترجمہ۔ یا اللہ تیرے ہی واسطے ہم نے روزہ رکھا اور تیرے دئے ہوئے رزق پر کھولا ہے۔ تو ہمارا روزہ قبول فرما۔ تحقیق تو سنتا ہے اور جانتا ہے۔ (باقی آئندہ)

گر ہمین مکتب است و این مُلا
کار طفلان تباہ خواہد شد

یون تو ہر عقیدہ والا اپنے کو سچا اور اپنے مخالف کو جھوٹھا بتاتا ہے۔ لیکن در اصل جو سچا ہوتا ہے۔ وہ راستبازون اور حق پرستون کی صفات و عادات کی روشنی اپنے ساتھ رکھتا ہے۔ اور جو جھوٹا ہوتا ہے۔ وہ اپنے اقوال و افعال مین کاذبون اور باطل پرستون کا نمونہ دکھاتا ہے۔

جہان تک ہم کو رفع جسم عنصری ماننے والے ملانون سے سابقہ پڑا۔ ہم نے کسی کو بھی صدق و راستی کے طریقہ پر نہین پایا اور نہ تعصب و ہٹ دھرمی کی نجاست سے کسی کو پاک صاف دیکھا

بالفعل مولمین مین جو صاحب اپنی انتہائی قوت کے ساتھ ہماری مخالفت پر کمربستہ ہین۔ وہ مولوی علی رضا صاحب رام پوری ہین۔ جو مدرسہ اسلامیہ مولمین کے اعلیٰ مدرس اور یہان کے ملانون کے سرگروہ ہین

مُلاجی موصوف اس عقیدہ رفع جسم عنصری کے صرف طرفدار ہی نہین ہین بلکہ اس منحوس عقیدہ کو اسلام کا رکن اعظم بلکہ بجمیع الوجوہ عین ایمان و اسلام سمجھتے ہین۔ اسی وجہ سے جو شخص اگرچہ تمام ایمانی عقاید پر کامل یقین رکھتا ہو اور اسلام کے تمام احکام کا اپنی طاقت پر پورا پابند ہو۔ لیکن اگر حضرت عیسیٰ کو زندہ مع الجسم پر چھٹے آسمان پر بیٹھا ہوا نہ مانے۔ تو اسکو ہمارے مُلاجی کافر بلکہ اکفر بنا دیتے ہین۔

مُلاجی نے سب سے پہلے ایک توے گیر فتویٰ کفر تیار کیا جس کا اثر صرف چند دیہاتی بنگالیون ہی تک محدود رہا۔ پھر ایک اور فتویٰ کفر دیوبند کے بعض ملانون کی طرف سے شایع کیا جسکو اہل بصیرت نے ایسی ذلت کی نظر سے دیکھا ہے۔ کہ مُلاجی کا دل ہی خوب جانتا ہوگا۔

مُلاجی نے زیادہ تر اپنا زہر ایک غریب مسلمان مسمی زینت علے پر اوگلا۔ جو نہایت ہی سیدھا سادھا سچا مسلمان پنجگانہ نماز کا پابند اور تہجد گذار ہے۔ اور جسقدر ضروری باتین ایک راستباز مومن مین چاہئین۔ وہ سب اس مین موجود ہین۔ لیکن مُلاجی نے اس غریب مسلمان پر صرف اس وجہ سے کہ وہ وفات مسیح کا اعتقاد رکھتا ہے۔ کفر کا فتویٰ لگا کر اسکے تمام اہل برادری اور خویش و اقربا حتی کہ اسکے بیٹے تک اسکا دشمن بنا دیا ہے اور اس بیچارہ کو سخت مصیبت مین پھنسا رکھا ہے۔

بہر حال مُلاجی حجرہ کے اندر بیٹھے بیٹھے کفر تقسیم کرتے رہتے ہین۔ لیکن باوجود پر زور تحریکون کے بھی جلسہ عام مین بالمقابلہ فیصلہ کرنیکے لئے کسیطرح نہین آتے اور باطل پرستون کا طریقہ جو اہل حق کو دکھ پہنچانیکا ہمیشہ سے چلا آرہا ہے۔ اسی پر ہمارے مُلاجی بھی قدم زن ہین اور ایذا رسانی اور تکلیف دہی کو اپنی فتحیابی سمجھتے ہین۔

مُلاجی سے ہم بار بار درخواست کرتے ہین۔ کہ ایک جلسہ مین قرآن مجید یا حدیث نبوی سے حضرت عیسیٰ ؑ کا جسم عنصری کے ساتھ چوتھے آسمان پر جانا ثابت کیجئے ہم بلا تأمل قبول کر لین گے ورنہ ہم قرآن مجید یا حدیث نبوی سے حضرت عیسیٰ ؑ کی وفات ثابت کر دین آپ تسلیم کر لیجیے۔ لیکن افسوس کہ ہمارے مُلاجی قرآن و حدیث کے مطابق فیصلہ کرنے سے گریز ہی نہین کرتے بلکہ کتاب اللہ اور کلام رسول اللہ سے فیصلہ کرنیکو گمراہی و ضلالت بتلاتے ہین۔ اب دانشمند لوگ خود خیال کر سکتے ہین کہ قرآن و حدیث سے کون منہ پھیرتا ہے اور یہودیون کے قدم پر کون چل رہا ہے۔ رفیق علی رودولوی مقیم حال مولمین دیگون بازار

...دن۔ سو مین اس زور سے کھانے کو کم کرتا گیا۔ یہانتک کہ مین تمام رات دن مین صرف ایک روٹی پر کفایت کرتا تھا۔ اور اسی طرح مین کھانے کو کم کرتا گیا۔ یہان تک کہ شاید صرف چند تولہ روٹی مین سے آٹھ پہر کے بعد میری غذا تھی۔ غالباً آٹھ یا نو ماہ تک مین نے ایسا ہی کیا۔ اور باوجود اس قدر قلت غذا کے کہ دو تین ماہ کا بچہ بھی اس پر صبر نہین کر سکتا۔ خدا تعالیٰ نے مجھے ہر ایک بلا اور آفت سے محفوظ رکھا۔ اور اس قسم کے روزے کے عجائبات مین سے جو میرے تجربہ مین آئے۔ وہ لطیف مکاشفات ہین جو اس زمانہ مین میرے پر کھلے۔ چنانچہ بعض گذشتہ نبیون کی ملاقاتین ہوئین اور جو اعلیٰ طبقہ کے اولیاء اس امت مین گذر چکے ہین۔ ان سے ملاقات ہوئی۔ اور ایک دفعہ عین بیداری کی حالت مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معہ حسنین و علی رضی اللہ عنہ و فاطمہ رضی اللہ عنہا کے دیکھا اور یہ خواب نہ تھی۔ بلکہ ایک بیداری کی قسم تھی غرض اسی طرح پر کئی مقدس لوگون کی ملاقاتین ہوئین۔ جن کا ذکر کرنا موجب تطویل ہے۔ اور علاوہ اس کے انوار روحانی تمثیلی طور پر برنگ ستون سبز و سرخ ایسے دلکش و دلستان طور پر نظر آتے تھے جن کا بیان کرنا بالکل طاقت تحریر سے باہر ہے۔ وہ نورانی ستون جو سیدھے آسمان کی طرف گئے ہوئے تھے۔ جن مین سے بعض چمکدار سفید اور بعض سبز اور بعض سرخ تھے۔ ان کو دل سے ایسا تعلق تھا۔ کہ ان کو دیکھ کر دل کو نہایت سرور پہنچتا تھا اور دنیا مین کوئی بھی ایسی لذت نہین ہوگی جیسا کہ ان کو دیکھ کر دل اور روح کو لذت آتی تھی۔ میرے خیال مین ہے۔ کہ ستون خدا اور بندہ کی محبت کی ترکیب سے ایک تمثیلی صورت مین ظاہر کئے گئے تھے۔ یعنے وہ ایک نور تھا جو دل سے نکلا۔ اور دوسرا نور وہ تھا جو اوپر سے نازل ہوا۔ اور دونون کے ملنے سے ایک ستون کی صورت پیدا ہو گئی۔ یہ روحانی امور ہین۔ کہ دنیا ان کو نہین پہچان سکتی۔ کیونکہ وہ دنیا کی آنکھون سے بہت دور ہین۔ لیکن دنیا مین ایسے بھی ہین۔ جن کو ان امور سے خبر ملتی ہے۔

غرض اس مدت تک روزہ رکھنے سے جو میرے پر عجائبات ظاہر ہوئے۔ وہ انواع و اقسام کے مکاشفات تھے۔ ایک اور فائدہ مجھے یہ حاصل ہوا۔ کہ مین نے ان مجاہدات کے بعد اپنے نفس کو ایسا پایا۔ کہ مین وقت ضرورت فاقہ کشی پر زیادہ سے زیادہ صبر کر سکتا ہون۔ مین نے کئی دفعہ خیال کیا۔ کہ اگر ایک موٹا آدمی جو علاوہ فربہی کے پہلوان بھی ہو۔ میرے ساتھ فاقہ کشی کے لئے مجبور کیا جائے۔ تو قبل اس کے کہ مجھے کھانے پینے کے لئے کچھ اضطرار ہو۔ وہ فوت ہو جائے۔ اس سے مجھے یہ بھی ثبوت ملا کہ انسان کسی حد تک فاقہ کشی مین ترقی کر سکتا ہے۔ اور جب تک کسی کا جسم ایسا سختی کش نہ ہو جائے۔ میرا یقین ہے۔ کہ ایسا تنعم پسند روحانی منازل کے لائق نہین ہو سکتا۔ لیکن مین ہر ایک کو صلاح نہین دیتا۔ کہ ایسا کرے اور نہ مین نے اپنے مرضی سے ایسا کیا۔ مین نے کئی جاہل درویش ایسے بھی دیکھے ہین جنھون نے شدید ریاضتین اختیار کین۔ اور آخر یبوست دماغ سے وہ مجنون ہو گئے اور بقیہ عمر ان کی دیوانہ پن مین گذری۔ یا دوسرے امراض سل اور دق وغیرہ مین مبتلا ہو گئے۔ انسانون کے دماغی قویٰ ایک طرز کے نہین ہین۔ پس ایسے اشخاص جن کے فطرتاً قویٰ ضعیف ہین۔ ان کو کسی قسم کا جسمانی مجاہدہ موافق نہین پڑ سکتا۔ اور جلد تر کسی خطرناک بیماری مین پڑ جاتے ہین۔ سو بہتر ہے۔ کہ انسان اپنے نفس کی تجویز سے اپنے تئین مجاہدہ شدیدہ مین نہ ڈالے۔ اور دین العجائز اختیار رکھے۔ ہان اگر خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی الہام ہو۔ اور شریعت غرّاء اسلام سے منافی نہ ہو۔ تو اس کو بجا لانا ضروری ہے۔ لیکن آج کل کے اکثر نادان فقیر جو مجاہدات سکھلاتے ہین ان کا انجام اچھا نہین ہوتا۔ پس ان سے پرہیز کرنا چاہئیے۔

دعا | اب مین رمضان شریف کے متعلق چند ضروری دعاؤن کو درج کرتا ہون۔ پہلی رات کا چاند دیکھنے کے وقت یہ دعا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پڑھا کرتے تھے

اَللّٰھُمَّ اَھِلَّہٗ عَلَیْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِیْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ رَبِّیْ وَرَبُّکَ اللّٰہُ ۔ ھِلَالُ رُشْدٍ وَخَیْرٍ

ترجمہ۔ یا اللہ اس چاند کا نکلنا ہمارے لئے امن اور ایمان اور سلامتی اور اسلام کے ساتھ کر۔ اے چاند میرا رب بھی اللہ ہے۔ اور تیرا رب بھی اللہ ہے۔

روزہ کھولنے کیوقت کی دعا | اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْنَا وَعَلٰی رِزْقِکَ

اَفْطَرْنَا فَتَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۔

ترجمہ۔ یا اللہ تیرے ہی واسطے ہم نے روزہ رکھا اور تیرے دیئے ہوئے رزق پر کھولا ہے۔ تو ہمارا روزہ قبول فرما۔ تحقیق تو سنتا ہے اور جانتا ہے۔ (باقی آیندہ)

گر ہمین مکتب است و این ملا
کار طفلان تباہ خواہد شد

یون تو ہر عقیدہ والا اپنے کو سچا اور اپنے مخالف کو جھوٹا بتاتا ہے۔ لیکن دراصل جو سچا ہوتا ہے۔ وہ راستبازون اور حق پرستون کی صفات و عادات کی روشنی اپنے ساتھ رکھتا ہے۔ اور جو جھوٹا ہوتا ہے۔ وہ اپنے اقوال و افعال مین کاذبون اور باطل پرستون کا نمونہ دکھاتا ہے۔

جہان تک ہم کو رفع جسم عنصری ماننے والے ملانون سے سابقہ پڑا۔ ہم نے کسی کو بھی صدق و راستی کے طریقہ پر نہین پایا اور نہ تعصب و ہٹ دھرمی کی نجاست سے کسی کو پاک صاف دیکھا

بالفعل مولمین مین جو صاحب اپنی انتہائی قوت کے ساتھ ہماری مخالفت پر کمربستہ ہین۔ وہ مولوی علی رضا صاحب رامپوری ہین۔ جو مدرسہ اسلامیہ مولمین کے اعلیٰ مدرس اور یہان کے ملانون کے سرگروہ ہین

ملاجی موصوف اس عقیدہ رفع جسم عنصری کے صرف طرفدار ہی نہین ہین بلکہ اس منحوس عقیدہ کو اسلام کا رکن اعظم بلکہ بجمیع الوجوہ عین ایمان و اسلام سمجھتے ہین۔ اسی وجہ سے جو شخص اگرچہ تمام ایمانی عقائد پر کامل یقین رکھتا ہو اور اسلام کے تمام احکام کا اپنی طاقت پر پورا پابند ہو۔ لیکن اگر حضرت عیسیٰ کو زندہ مع الجسم پر بیٹھے آسمان پر بیٹھا ہوا نہ مانے۔ تو اسکو ہمارے ملاجی کافر بلکہ اکفر بنا دیتے ہین۔

ملاجی نے سب سے پہلے ایک لوگر فتوی کفر تیار کیا جس کا اثر صرف چند دیہاتی بنگالیون ہی تک محدود رہا۔ پھر ایک اور فتوی کفر دیوبند کے بعض ملانون کی طرف سے شائع کیا۔ جسکو اہل بصیرت نے الٰہی ذلت کی نظر سے دیکھا ہے۔ کہ ملاجی کا دل ہی خوب جانتا ہوگا۔

ملاجی نے زیادہ تر ستم ہر ایک غریب مسلمان مسمی زینت علے پر اوگلا۔ جو نہایت ہی سیدھا سادھا سچا مسلمان پنجگانہ نماز کا پابند اور تہجد گذار ہے۔ اور جسقدر ضروری باتین ایک راستباز مومن مین چاہئین۔ وہ سب اس مین موجود ہین۔ لیکن ملاجی نے اس غریب مسلمان پر صرف اس وجہ سے کہ وہ وفات مسیح کا اعتقاد رکھتا ہے۔ کفر کا فتوی لگا کر اسکے تمام اہل برادری اور خویش و اقرباء حتی کہ اسکے بیٹے تک اسکا دشمن بنا دیا ہے اور اس بیچارہ کو سخت مصیبت مین پھنسا رکھا ہے۔

بہرحال ملاجی حجرہ کے اندر بیٹھے بیٹھے کفر تقسیم کرتے رہتے ہین۔ لیکن باوجود پر زور تحریکون کے بھی جلسہ عام مین بالمقابلہ فیصلہ کرنیکے لئے کسیطرح نہین آتے اور باطل پرستون کا طریق جو اہل حق کو دکھ پہنچانیکا ہمیشہ سے چلا آرہا ہے۔ اسی پر ہمارے ملاجی بھی عدم زن ہین اور ایذا رسانی اور تکلیف دہی کو اپنی فتحیابی سمجھتے ہین۔

ملاجی سے ہم باربار درخواست کرتے ہین۔ کہ ایک جلسہ مین قرآن مجید یا حدیث نبوی سے حضرت عیسیٰ ع کا جسم عنصری کے ساتھ چوتھے آسمان پر جانا ثابت کیجئے ہم بلا تامل قبول کر لین گے ورنہ ہم قرآن مجید یا حدیث نبوی سے حضرت عیسیٰ ع کی وفات ثابت کر دین آپ تسلیم کر لیجئے۔ لیکن افسوس کہ ہمارے ملاجی قرآن و حدیث کے مطابق فیصلہ کرنے سے گریز ہی نہین کرتے بلکہ کتاب اللہ اور کلام رسول سے فیصلہ کرنیکو گمراہی و ضلالت بتلاتے ہین + اب دانشمند لوگ خود خیال کر سکتے ہین کہ قرآن و حدیث سے کون منہ پھیرتا ہے اور بے دینی کے قدم پر کون چل رہا ہے + رونق علی رودلوی مقیم حال مولمین ویگون بازار

سود کا بد نتیجہ - جاپان پر اس قدر قرضہ ہے۔ کہ ڈیڑھ کروڑ اشرفی اس پر سود دینا پڑتا ہے۔ اس قرضہ کو اتارنے کے واسطے یا کم از کم سود ادا کرنے کے واسطے بعض ٹیکس تین گنے بڑھائے گئے یہ جنگ جاپان کو بہت مہنگا پڑا ہزاروں نوجوان مر گئے اور کروڑہا روپیہ خرچ ہوا

دق کا علاج - پیرس کے ڈاکٹر ہیرنگ صاحب نے مرض دق کا نیا علاج نکالا ہے۔ ڈاکٹر موصوف کا قول ہے۔ کہ خود لنڈن میں سولہ ہزار آدمی سالیانہ مرض دق سے مرتا ہے

ہمارے بادشاہ ایڈورڈ کو ہسپانیہ کی آٹھویں رجمنٹ کا کرنیل مقرر کیا گیا ہے۔ یہ عہدے برائے نام صرف عزت کرانے اور محبت کا تعلق بڑھانے کے واسطے ہوتے ہیں

بگڑے دل - بنگالیوں کے جابجا کارخانوں میں کام بند کرنے اور مخالفانہ مجمعے کرنے کی خبریں تو عام ہیں۔ مگر یہ ایک نئی خبر ہے کہ ریلوے کے چار سو گارڈوں نے جو یوروشین ہیں ایکا کر کے کام بند کر دیا ہے۔ کیونکہ وہ ریلوے افسروں کے بعض احکام کے سخت مخالف ہیں۔

طوفان - جہاز ایمپرس آف جاپان کو بمقام ناگاساکی سخت طوفان کا مقابلہ کرنا پڑا۔ جہاز ہوا کے زور سے اور طرف چلا گیا

ایک اور جھگڑا۔ فرانس اور ونزویلا کے درمیان ناراضگی پیدا ہو گئی۔ خوف ہے۔ کہ جھگڑا بڑھ جائے۔

نادر جہاز - جاپان نے جرمن سے ایک بڑا جہاز بنوایا ہے جس کا نام (Dreadnought) ڈریڈ ناٹ ہے جرمن والوں کے پاس اپنا کوئی اتنا بڑا جہاز نہیں۔ اب خواہ مخواہ بنانا ہی پڑیگا لیکن اس کے ساتھ بندرگاہوں کو بھی بڑا کرنا پڑے گا آج کل کا مقابلہ اقوام ایک آفت اور مصیبت ان کے واسطے ہو رہی ہے خدا کو منظور تھا۔ کہ اسلامی لوگ اس قدر دنیا میں منہمک ہو جاتے اس واسطے اس علیم نے پہلے سے ہی اس زمانہ میں مسلمانوں کے واسطے دینی جہاد موقوف کر دیا اور امام بھیجا۔ تو وہ دین کا ہتھیار رکھتا ہے

موت - گورنر سیلون کا جوان بیٹا شکار سے گھوڑے پر واپس آتا ہوا ایک کار توس کے پھٹ جانے سے زخمی ہو کر مر گیا

رومن کیتھولک - سیلون میں مسٹر عبد القادر بیرسٹر کو اجازت نہیں دی گئی کہ رومن کیتھولک کی عدالت میں جا سکے

ونگلیکن - یونائیٹڈ سٹیٹس میں یہودی عورتوں کے نکاح ثانی کی تائید میں ایک بڑا جلسہ کیا گیا ہے۔ اور بیوہ عورتوں کے واسطے ایک مکان کی تجویز کی گئی ہے۔ اس قدر دقتیں اسی واسطے پڑتی ہیں۔ کہ ہندو اور عیسائی کتب مقدسہ میں قرآن شریف کی طرح اس خرابی کے رفع کرنے کے واسطے کوئی ایسا حکم نہیں ہے جیسا کہ قرآن شریف میں وارد ہوا ہے۔

لارڈ منٹو - ۱۱ - نومبر کو ہندوستان میں پہنچیں گے۔

درخواست دعا

برادرم عبد المجید صاحب احمدی لدھیانہ اپنی بیماری کے لئے اور میاں غلام نبی صاحب پریم کوٹ زوجہ حاجی احمد صاحب نومسلم کے لئے احمدی برادران کی خدمت میں درخواست دعا کرتے ہیں۔ احباب دعا فرماویں

میاں محمد حسین صاحب سابق چنیوٹی حال مدراس اپنی والدہ کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ احمدی احباب ان کی مریضہ والدہ کے لئے دعا فرماویں۔

اطلاع

قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل گولیکی ضلع گجرات اپنے بھائی کی شادی کی یادگار میں چھ ماہ کے لئے کسی ایسے احمدی شخص کے لئے اخبار بدر جاری کرنا چاہتے ہیں۔ جو غریب ہو اور اس بات کا ذمہ لیں۔ کہ وہ دوسروں کو بھی اخبار پڑھنے کو دیا کریں۔ یا خود ناخواندوں کو سنایا کریں۔ اور جہاں ان کے پاس اخبار بدر نہ جاتا ہو۔ والسلام

بسم اللہ الرحمن الرحیم ٭ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرمی اخویم مفتی محمد صادق صاحب۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ آپ ان چند سطروں کو اپنی اخبار گوہربار میں شائع کریں تاکہ احمدیوں میں تحریک کا باعث ہو۔ ماہ ستمبر ۱۹۰۸ء سے جماعت احمدیہ کریام ضلع جالندھر نے اپنے گھروں میں یہ انتظام کیا ہے کہ دو وقت روٹی پکانے کے وقت ایک ایک مٹھی آٹے کی جمع کر کے ہفتہ وار آٹا تمام جماعت کا کیا جاتا ہے۔ اور فروخت کیا جاتا ہے چنانچہ ماہ ستمبر میں آمدنی ۱۶ کا ہوا۔ جو ہم کالج فنڈ میں بھیج جاویگی

اعلان

رسالہ طاعون و ہیضہ جس کا ریویو اخبار بدر نمبر ۱۱ مورخہ ۲۰ اگست ۱۹۰۸ء میں ہوا تھا۔ اگر کوئی صاحب اس کے منگانے کی درخواست کریں۔ تو ان کا پتہ بمقام ضلع ضمیر چھوٹ ۱/۲ مل کر محصول ڈاک۔ جناب عام تعمیل کی شکایت۔ بخاری کالی ہیڈ ماسٹر مڈل تارا ہائی سکول اودے پور۔ میواڑ

تبلیغ حق - چونکہ اکثر لوگ بیجا اعتراض کیا کرتے ہیں۔ کہ حضرت امام نے حضرت حسین کے حق میں سخت کلامی کی ہے اس واسطے اس اشتہار کی کثرت ضرورت کو محسوس کر کے بدر پریس میں دوبارہ چھاپا گیا ہے ایک صفحہ پر چسپاں کرنے کیلئے اور ساتھ ہی ۴ صفحہ پر قیمت ایک نسخہ ۵/ سینکڑہ قیمت ۱/

نہایت ہی مفید اور ضروری کتابیں

مؤلفہ ڈاکٹر محمد عبد الحکیم خان صاحب ایم۔ بی

(۱) **تفسیر القرآن بالقرآن**۔ جس میں تمام اخلاقی اور روحانی مسائل کی تفسیر قرآن مجید سے۔ قصص کی تشریح احادیث صحیحہ اور تورات و انجیل مروجہ پیشگوئیوں کا اثبات واقعات و تواریخ معتبرہ سے علمی نکات کا بیان علوم جدیدہ تحقیقہ سے کیا گیا ہے۔ تمام باطل قصوں کو چھوڑ دیا گیا اور تمام اعتراضوں کا رد محققانہ طور پر کیا گیا ہے۔ حضرت مسیح الزمان علیہ السلام کے الفاظ اس تفسیر کی نسبت یہ ہیں نہایت عمدہ ہے۔ شیریں بیان ہے۔ نکات قرآنی خوب بیان کئے ہیں۔ دل سے نکلی اور دلوں پر اثر کرنے والی ہے۔ قیمت بلا جلد سے/ مجلد سے/

(۲) **حمایل التفسیر** یعنی تفسیر القرآن بالقرآن حمایل کی صورت میں۔ تمام ترجمہ اور مضامین وہی ہیں طبع ثانی کی وجہ سے بہت سے نوٹ اور نکات زیادہ کئے گئے ہیں۔ قیمت بلا جلد ۸/ مجلد سے/

(۳) **تفسیر القرآن بالقرآن انگریزی**۔ طبع ثالث کی وجہ سے اصل تفسیر القرآن بالقرآن کی نسبت بعض نوٹ اور نکات زیادہ ہیں۔ قیمت مجلد ۱۰/

(۴) **تذکرۃ القرآن** بابت ۱۸۹۹ء و ۱۹۰۰ء قرآنی مضامین پر مبسوط بحث قیمت فی سال مجلد ۱۲/

(۵) **تفسیر سورۂ فاتحہ و پارۂ الم**۔ قیمت ۶/

(۶) **تفسیر پارۂ عم**۔ قیمت ۲/

(۷) **مفتاح القرآن**۔ صرف و نحو کا عجیب و غریب رسالہ ہے۔ جسکو معمولی اردو خواں ایک مہینہ میں یاد کر کے قرآن مجید بامعنی پڑھ سکتا ہے۔ چھوٹے بچے چار پانچ مہینہ میں یاد کر کے قرآن مجید بامعنی پڑھ سکتے ہیں قیمت ۴/

(۸) **مفتاح العرب**۔ اس کے ذریعہ سے معمولی اردو خواں عربی صرف و نحو پر دو مہینہ میں حاوی اور مشاق ہو سکتا ہے۔ قیمت ۸/

(۹) **جامع العلوم طبی**۔ یعنی میڈیکل سائیکلوپیڈیا اردو۔ یہ حقیقت میں علم ڈاکٹری و طب کا پورا کتب خانہ ہے جس میں (۱) علم الادویہ۔ (۲) اقسام الادویہ و نظام ہائے جسمانی (۳) علم دوا سازی (۴) علم تشریح الامراض۔ (۵) علم طب (۶) علم امراض النسواں (۷) علم امراض الصبیان (۸) جنرل سرجری یعنی جراحی عامہ (۹) آئی سرجری یعنی جراحی چشم (۱۰) مائنر سرجری یعنی جراحی خفیفہ۔ (۱۱) علم قابلہ (۱۲) علم تشریح (۱۳) علم و اسرار الاعضا (۱۴) علم حفظ صحت (۱۵) پریکٹیکل کیمسٹری (۱۶) طب متعلقہ عدالت (۱۷) علم سمیات۔ پر کامل بحث ہے ٭ کل قیمت ۲۵/ مجلد ۳۰/ محصول ڈاک علاوہ

(۱۰) **میڈیکل سائیکلوپیڈیا انگریزی**۔ زیر طبع ہے قیمت ۲۵/ مجلد ۳۰/

(۱۱) **مفید عام**۔ علم طب اور ڈاکٹری کی کامل لغت طبع ثانی ہر مرض کی تشخیص اس کی علامات۔ تشخیص۔ اسباب تشریح اور ماہیت کامل طور پر درج کر دی گئی ہے۔ پہلے کی نسبت مضمون قریباً دو چند ہو گیا ہے۔ قیمت ۱۲/

(۱۲) **تشخیص الامراض**۔ اس میں تمام امراض طبی و جراحی کی تشخیص و تشریح بترتیب لغت مفصل درج ہے قیمت ۱۲/

(۱۳) **رسالہ اعضائے مخصوصہ**۔ اس میں اعضائے مخصوصہ کے متعلق تمام بیماریوں و دیگر ضروری کاملات اور تمام ادویہ کا ذکر کامل طور پر درج ہے قیمت ۱/

(۱۴) **مفید النساء و الصبیان**۔ اس میں تمام دکھوں کا علاج ہے جو زچہ اور بچہ کو پیدا ہو جاتے یا نادان دائیوں کے ہاتھ سے اٹھانے پڑتے ہیں قیمت ۱/ (۱۵) **الذکر الحکیم نمبر ۱** اس میں مذہبوں کی آپس کی خلاصی اور امام الوقت کا ذکر ہے قیمت ۱/ (۱۶) **الذکر الحکیم نمبر ۲** یہ سورۂ فاتحہ کی مبسوط تفسیر ہے قیمت ۴/

یہ کتب پتہ ذیل پر مل سکتی ہیں

فتح محمد خان منیجر مطبع عزیزی مقام تراوڑی ضلع کرنال

براہین احمدیہ

... احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام
... تصنیف اور اس سلسلہ کی صداقت کی سب سے
... اس میں مندرجہ پیشگوئیاں آج تک پوری
... قیامت تک ہوتی رہینگی۔ یہ کتاب ہر
... عمدہ۔ خوش خط چھپ رہی ہے۔
... لئے تین روپے عا۔ درخواستیں بنام
... عمر پروپرائیٹر بدر قادیان ضلع گورداسپور

... دفتر بدر سے خط وکتابت

... کو جب اخبار روانہ کیا جاتا ہے تو اس
... پر نام سے پہلے نمبر خریداری بھی دیا جاتا
... کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ خط
... وقت خط کے اندر اپنے نام کے ساتھ
... کریں اور اپنا نام اور پتہ صاف اور
... بعض لوگوں کی عادت ہے کہ خط کا
... خط لکھتے ہیں۔ مگر اپنا نام اور پتہ ایسا
... ہی سے لکھ ڈالتے ہیں۔ کہ پہچان کسی سے
... اس واسطے ایسے خط بغیر جواب لکھنے
... ساتھ فائل کر دئے جاتے ہیں

... اشتہارات

...	چھ ماہ	تین ماہ	یک ماہ	یکبار
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	عا
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

... فی سطر کالم ۲ر لیکن عہ روپیہ سے کم اجرت
... جاویگا۔ ضمیمہ بحساب فی سینکڑہ اخبار کیساتھ
... ضمیمہ بھجوانے کے لیے نمونہ ارسال کر کے بذریعہ
... فیصلہ کر لیں۔ ایڈیٹر کو اختیار ہے کہ کسی اشتہار کے
... اجرت اشتہارات پیشگی ادا ہونی چاہئے۔ مستقل
... مفت بھیجا جاویگا بشرطیکہ انکے اشتہار کی اجرت سالانہ
... کے اشتہار کی اجرت ۱۲ روپیہ سالانہ ہوگی
... محصولڈاک انھیں دینا پڑے گا۔

قیمت اخبار

۱۹۰۸ء نصف سے زیادہ گذر چکا ہے۔ اس واسطے جن احباب کی قیمت سن رواں اب تک وصول نہیں ہوئی۔ ان کی خدمت میں اخبار بذریعہ وی پی ارسال کیا جاوے گا۔ تاکہ قیمت وصول ہو جاوے۔ وی پی اخبار دس دن تک ڈاک خانہ میں رہ سکتا ہے۔ اور آدمی سہولت کے ساتھ روپیہ دے کر وصول کر سکتا ہے۔ لیکن اب بھی جو صاحبان قیمت نہیں دے سکتے۔ اور اس کو کسی آئندہ ماہ تک ملتوی رکھنا چاہتے ہیں۔ ان کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ وہ فوراً ہم کو مطلع کریں۔ تاکہ ایسا نہ ہو۔ کہ کارخانہ کو اسقدر نقصان اٹھانا پڑے۔ بہ سبب تھوڑی خریداری کے کارخانہ اس وقت بہت نقصان میں ہے۔ خرچ آمد سے دگنا ہو رہا ہے۔ اور پروپرائیٹر زرکثیر اس راہ میں خرچ کر رہا ہے۔ اس قدر خرچ کی برداشت ایک فرد واحد کے واسطے ایک مشکل کا سامنا ہے۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ اس کی امداد کے لئے اٹھیں۔ خریداروں کا پیدا کرنا۔ قیمت کا پیشگی ادا کرنا۔ امدادی چندوں کا عطا کرنا۔ جس طرح سے ہو سکے۔ اس کام کو چلتا کرنے کی سعی کرنی چاہیئے۔

ضروری اطلاع

رسالہ نور الدین جس میں فاضل مصنف نے بعد نظر ثانی کسی قدر اضافہ کیا ہے۔ خوش خط۔ عمدہ کاغذ پر چھپ کر تیار ہے۔ قیمت علاوہ محصولڈاک ۸ر ہے۔ درخواستیں اس پتہ پر ہوں
سیٹھ عبد الواحد ہدایت اللہ مرچنٹ وکمیشن ایجنٹ کٹڑہ جیمل سنگھ۔ امرتسر

غریب کی کون سنتا ہے

جماعت کے بعض غریب دوست جو خریداری اخبار کی توفیق نہیں رکھتے۔ مگر اس کے پڑھنے کے خواہشمند ہیں درخواست رکھتے ہیں کہ کوئی ذی استطاعت صاحب اس معاملہ میں انکی مدد کریں ایسا ہی بعض لوگ یا انجمنیں یا کتب خانے میرے علم میں ایسے ہیں کہ اگر ان کو بدر بھیجا جاوے تو امید ہے کہ دینی فائدہ حاصل ہوگا۔ کیا ناظرین اس کار خیر میں حصہ لینے کی سعی کر سکتے ہیں؟

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر سے طلب کریں

- تفسیر القرآن۔ مصنفہ ڈاکٹر عبد الحکیم خانصاحب ہے ر
- تفسیر سورۂ جمعہ۔ مصنفہ حضرت مولانا نور الدین صاحب ۴ر
- اعجاز احمدی۔ مصنفہ محمد اسماعیل صاحب دہلوی۔ ار
- تحذیر المؤمنین۔ مصنفہ مولوی محمد احسن صاحب ۴ر
- اعلام الناس۔ ″ ″ ″ ″ ۳ر
- سواء السبیل۔ ″ ″ ″ ″ ۱۰ر
- کشف الالتباس۔ ″ ″ ″ ″ ۱ر
- ایقاظ النائمین۔ ″ ″ ″ ″ ۶ر
- موعظہ حسنہ۔ ″ ″ ″ ″ [illegible]
- صیانۃ الناس۔ ″ ″ ″ ″ ۱۰ر
- سر الشہادتین۔ ″ ″ ″ ″ ار
- الفرقان۔ ″ ″ ″ ″ ۲ر
- قول الصحیح۔ پنجابی نظم۔ مصنفہ ہدایت اللہ صاحب شاعر ار
- عاقبۃ المکذبین۔ مصنفہ مولوی محمد احسن صاحب ار
- شہادت آسمانی حصہ اول ودوم۔ مصنفہ محمد اسماعیل صاحب دہلوی ۸ر
- السر المکتوم۔ مصنفہ محمد اسماعیل صاحب دہلوی ۵ر
- رویائے صالحہ۔ ″ ″ ۲ر
- وفات مسیح پنجابی نظم۔ مصنفہ مولوی محمد علی صاحب سیالکوٹی ۲ر
- الہامی دعا۔ رب کل شیئ خادمک رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی ۸ر
- پنجابی کامن مستورات کے لہجہ پر ۱ر
- نظم برائے مستورات ۱ر
- سلاسل الفضائل۔ یہ رسالہ عربی میں ہے اور اردو میں ترجمہ کیا گیا ہے ۲ر
- سلاسل الفضائل۔ یہ رسالہ عربی زبان سیکھنے کے لئے ہے ۲ر
- سیرۃ النبی۔ عربی مترجم اردو۔ ۱ر
- تحفۃ المشتاقین۔ پانچ رسالے منظوم بزبان پنجابی حضرت اقدس کی مدح میں ۶ر
- کلمۃ الفصل۔ عربی معہ قصیدہ عربی مترجم حضرۃ اقدس کی بعثت کے بیان میں ار
- رسالہ فدک۔ شیعوں کے رد میں ۲ر
- انباء الغیب۔ مولانا عبد اللطیف شہید اکبر کی نسبت ایک پیشگوئی حضرت اقدس شاتان تذبحان کی شرح ۱ر
- مجموعہ دعا۔ ۶ر
- تعلیم القرآن ار
- اسم اعظم ۱ر
- لکچر سیالکوٹ حضرت اقدس ۲ر
- کرشن اوتار ہندی نظم ۳ر
- مسیح کی آمد ثانی ۶ر۔ کامن احمدی ۱ر
- غلام احمد قادیانی ۱۳۰۰ھ۔ اس مبارک نام میں تمام خطبہ الہامیہ اور تریاق القلوب کا فارسی قصیدہ اور مثنوی مماثلت جہاد کے کچھ شعر لکھے گئے ہیں۔ ۱ر

مطبع بدر میں میاں معراج الدین صاحب عمر پروپرائیٹر کیلئے چھاپا گیا